جلد02شمارہ۱۸،۲۰۲۴

Article

Dormant Words of Urdu: A Research Review

اردو کے خوابیدہ الفاظ: تحقیقی جائزہ

Khurram Shahzad Khurram[*1], **Dr. Tahira Yasmin** [2]
[1]Lecturer, Urdu Department, Govt. Graduate College of Science, Faisalabad
[2]Assistant Professor, Persian Department, Govt. College University, Lahore
*Correspondence: khurramsandhudstfsd@gmail.com

خرم شہزاد خرم،[1] ڈاکٹر طاہرہ یاسمین[۲]

[۱]لیکچرار، شعبہ اُردو، گورنمنٹ گریجوایٹ کالج آف سائنس، فیصل آباد [۲]اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ فارسی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور

Abstract: Dormant words in Urdu are those that have gradually fallen out of common usage or have become rare, yet they remain an integral part of the language's cultural, linguistic, and literary heritage. This research examines the causes of their dormancy, their historical and social background, and the possibilities of their revival. The study analyzes Urdu dictionaries, classical and contemporary literary texts, and the evolutionary phases of spoken language to determine the factors that led to the decline of these words. Furthermore, it explores potential methods for their reintegration into modern Urdu, such as through literary works, academic curricula, and digital media. The objective of this study is not only to preserve the linguistic richness of Urdu but also to cultivate awareness and interest in the language among Urdu speakers.

Key words: Dormant Words,Urdu language, Linguistic, Language Evolution, Word Decline, Literary Texts, Historical and Social Background, Revival of Words

eISSN: 2073-3674
pISSN: 1991-7813
Received:10-07-2024
Accepted:15-09-2024
Online:27-09-2024

CC BY

Copyright: © 2023 by the authors. This is an open-access article distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

ہر زبان ایک مسلسل ارتقائی عمل سے گزرتی ہے اور وقت کے ساتھ اس میں کچھ الفاظ نئے شامل ہوتے ہیں، جبکہ کچھ الفاظ متروک ہو جاتے ہیں۔ اردو زبان میں بھی بے شمار ایسے الفاظ موجود ہیں جو کسی زمانے میں عام مستعمل تھے مگر وقت کے ساتھ ساتھ ان کی جگہ دوسرے الفاظ نے لے لی۔ ایسے الفاظ کو "خوابیدہ الفاظ" کہا جاتا ہے۔ اشفاق احمد نے اپنی تصنیف *"اردو کے خوابیدہ الفاظ"* میں ایسے الفاظ کو محفوظ کرنے کی کوشش کی ہے جو ماضی میں اردو کا حصہ تھے لیکن اب عام بول چال میں استعمال نہیں ہوتے۔ کتاب کے تعارف سے قبل عنوان کی وضاحت ضروری ہے۔ کتاب کا عنوان "اردو کے خوابیدہ الفاظ" رکھا گیا ہے۔

خوابیدہ کا مطلب "سویا ہوا" یا "غیر متحرک" ہوتا ہے۔ زبان و ادب میں خوابیدہ الفاظ وہ ہوتے ہیں جو کسی زمانے میں عام مستعمل تھے لیکن اب لوگوں کے ذہنوں اور زبانوں سے محو ہو چکے ہیں۔ خوابیدہ الفاظ ایسے الفاظ ہیں جو کچھ دیر کے لیے اپنی حرکی قوت کھو دیتے ہیں۔ ایسے الفاظ جو پہلے زبان میں مستعمل ہوں پھر کچھ عرصے کے لیے اپنی قوت کھو دیں پھر دوبارہ سے زندہ کیے جائیں۔ سائنسی اصطلاح میں ایسی کیفیت کو Hibernation کہتے ہیں۔ گویا خوابیدہ الفاظ وہ الفاظ ہوتے ہیں جو کسی زبان میں موجود تو ہوتے ہیں لیکن وہ عام بول چال اور تحریر میں استعمال نہیں کیے جاتے۔ ان کا تعلق ماضی کی تہذیب و ثقافت سے ہوتا ہے اور یہ زبان کی تاریخی ترقی کا حصہ ہوتے ہیں۔ دی فاؤنٹین ویب سائیٹ کے مطابق:

"Hibernation is a state of inactivity." (1)

یعنی Hibernation ایسی ذہنی حالت ہے جس میں ذہن کچھ دیر کے لیے سو جاتا ہے اور کچھ دیر بعد دوبارہ جاگ جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح خوابیدہ الفاظ سے مراد ایسے الفاظ جو پہلے ہمارے ہاں زبانِ زدِ عام ہوں لیکن پھر کچھ عرصے کے لیے خواب کی حالت میں چلے جائیں اور کچھ عرصے بعد زبان و ادب میں دوبارہ بیدار ہو جائیں۔

اس کے برعکس اصطلاح "متروک الفاظ" بھی استعمال کی جاتی ہے۔ متروک الفاظ سے مراد ایسے الفاظ ہیں جو مکمل طور پر ہماری بول چال اور ادب سے ترک کر دیے گئے ہوں۔ انگریزی میں اس کے لیے Obsolete کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ گویا متروک الفاظ وہ ہوتے ہیں جو مکمل طور پر کسی زبان سے خارج ہو چکے ہوتے ہیں، جبکہ خوابیدہ الفاظ ابھی بھی لغات اور ادبی متون میں محفوظ ہوتے ہیں اور مخصوص علمی یا ادبی حلقوں میں ان کا استعمال ممکن ہوتا ہے۔ لیکن متروک الفاظ ایسے ہیں جو زبان سے مکمل طور پر خارج ہو چکے ہیں اور لغات میں بھی شاذ و نادر ہی ملتے ہیں۔ ورثہ اردو فاؤنڈیشن کی ویب سائٹ پر متروک الفاظ کی فہرست دی گئی ہے جن میں سے چند ایک مثال کے لیے ذیل میں پیش کیے جا رہے ہیں:

"طلسم—جادو، سحر یا فریب۔

کشکول- فقیر کا کٹورایاپیالہ۔

مشاطہ- دلہن سجانے والی عورت۔

آبدیدہ- آنسوؤں سے بھری ہوئی آنکھیں۔

آبگینہ -شیشہ یاکانچ۔

آبلہ- چھالا یازخم"(۲)

خوابیدہ الفاظ کو متروک الفاظ سے الگ سمجھناضروری ہے۔ خوابیدہ اور متروک الفاظ میں بنیادی فرق یہ ہے کہ خوابیدہ الفاظ کچھ عرصے بعد اپنی اصلی حالت میں بحال ہو جاتے ہیں یا یہ کہنا مناسب ہو گا کہ کچھ عرصے کے بعد ان الفاظ کا ادب اور روزمرہ میں استعمال دوبارہ شروع ہو جاتا ہے جبکہ متروک الفاظ مکمل طور پر اپنی حرکی قوت کھو دیتے ہیں اور دوبارہ کبھی بھی ایسے الفاظ کا زبان وادب میں استعمال نہیں کیا جاتا۔ وقت کے ساتھ ایسے الفاظ کی حیثیت لغت میں بھی کم ہوتی جاتی ہے۔ ان کے علاوہ نادر الفاظ بھی ہوتے ہیں۔ یہ الفاظ جو بہت کم استعمال ہوتے ہیں اور مخصوص علمی یاادبی حلقوں میں جانے جاتے ہیں۔

اس تعارف سے ایک سوال ذہن میں اُمڈ تا ہے کہ آخر الفاظ کو ایسے سونے جاگنے کی ضرورت یہ کیوں پیش آتی ہے؟ اس ضمن میں چند ایک عوامل کارفرما نظر آتے ہیں جن کی بنا پر الفاظ خوابیدہ ہو جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں معاشرتی و تہذیبی تبدیلیاں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ جیسے جیسے معاشرتی رویے بدلتے ہیں زبان بھی نئے حالات سے ہم آہنگ ہوتی ہے۔ بعض روایتی الفاظ جیسے "مچلکہ" (تحریری ضمانت) یا "کوتوال" (پرانے دور کا پولیس افسر) آج کے جدید معاشرے میں کم استعمال ہوتے ہیں۔ لسانی ارتقا بھی الفاظ کے استعمال کے اتار چڑھاؤ میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ زبان ہمیشہ سادہ اور عام فہم ہونے کی طرف مائل رہتی ہے۔ اسی وجہ سے پیچیدہ اور ثقیل الفاظ رفتہ رفتہ خوابیدہ ہو جاتے ہیں، جیسے "موقوف" کی جگہ "روک دینا" عام ہو چکا ہے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ہماری زبان وادب سیاسی عوامل سے بہت متاثر ہوئی ہے۔ اردو زبان کی تاریخ میں کئی ایسے ادوار آئے جب بعض الفاظ کی جگہ نئے الفاظ نے لے لی۔ مثلاً مغلیہ دور میں فارسی کے الفاظ رائج ہوئے، برطانوی دور میں انگریزی کا اثر بڑھا اور بعد ازاں اردو میں ہندی، عربی اور دیگر زبانوں کے الفاظ کا بھی اضافہ ہوا۔ اس عمل میں کئی قدیم الفاظ خوابیدہ ہو گئے۔ نو آبادیاتی دور میں برطانوی استعمار اور جدید تعلیمی نظام کے اثرات کی وجہ سے کئی فارسی اور عربی نژاد الفاظ متروک یاخوابیدہ ہو گئے اور انگریزی اور دیگر زبانوں کے الفاظ نے ان کی جگہ لے لی۔

"اردو کے خوابیدہ الفاظ" اشفاق احمد کا عظیم شاہکار ہے۔ یہ کتاب اردو زبان میں لغوی تحقیق کی ایک نادر کاوش ہے۔ اشفاق احمد نے ۱۹۷۲ء میں اس کتاب کو مرکزی اردو بورڈ سے شائع کروایا۔ اس وقت خود اشفاق احمد مرکزی اردو بورڈ کے ڈائریکٹر تھے۔ اس کتاب کو رشید احمد مکتبہ جدید پریس، شارح فاطمہ جناح، لاہور نے طبع کیا اور مرکزی اردو بورڈ نے مرتب کیا۔

اس کتاب میں خوابیدہ الفاظ کا حصہ ۷۷ صفحات پر مشتمل ہے جب کہ اشفاق احمد نے اس کتاب میں ۴ صفحات پر مشتمل ایک مضمون لکھا ہے۔ یہ مختصر سی تصنیف مرتب کے ضرورت اس وقت پیش آئی جب اشفاق احمد کو کسی لفظ کے معنی تلاش کرتے ہوئے چند ایسے الفاظ نظر آئے جن کے بارے میں وہ اپنے تعارفی مضمون میں لکھتے ہیں:

> "ایک روز لغت میں کسی لفظ کے معنی تلاش کرتے ہوئے اردو میں چند ایسے الفاظ نظر آئے جو اردو تقریر و تحریر میں اب کم استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن پاکستان کے علاقائی زبانوں میں اظہار کا اہم حصہ ہیں۔ ان الفاظ نے نا جانے کب اس کس وجہ سے اپنی حرکی قوت کھو دی اور انہیں لغت کے اوراق میں کھونا پڑا۔"(۳)

اس کتاب میں منتخب الفاظ کو مختلف لغات سے شامل کیا گیا ہے جن تفصیل درج ذیل ہے۔

- **فرہنگ آصفیہ (جلد چہارم)**

مولف: سید احمد دہلوی

مطبوعہ: دفتر فرہنگ آصفیہ، گلی شاہ تارا

سن طباعت: ۱۹۹۸-۱۹۱۸

- **نور اللغات (جلد چہارم)**

مولف: نور الحسن

مطبوعہ: ۱۹۶۴ء

- **A Dictionary of Urdu, Classical Hindi and English**

Written By: John T. Platts

Printed By: Oxford University Press, Ely House, London

1884 **Edition:**

"**اردو کے خوابیدہ الفاظ**" میں تمام الفاظ حروف تہجی کے اعتبار سے شامل کیے گئے ہیں۔ جن کی مثالیں ذیل میں دی گئی ہیں۔ ان تمام الفاظ کے معنی بھی مختلف لغات کی مدد سے فراہم کیے گئے ہیں۔ مثلاً:

آ:

آلنا: پرندوں کا گھونسلا، پرندوں کا گھر

آکا: سامنا، رخ، چہرا، پیشانی

اٹ سٹ: ملی بھگت، سازش، چالاک

اس کتاب کے مسودہ کی تیاری میں محمد اکرم چغتائی، فضل قادری اور مولوی محی الدین نے اشفاق احمد کی خصوصی معاونت کی جن کی متعلق کتاب میں تعارف کے آخر مین ان کا شکریہ بھی ادا کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں ۶۵۷ خوابیدہ الفاظ اور اور ان کے معنی بیان کیے گئے ہیں۔ یہ الفاظ ایسے ہیں کہ ان کے بارے میں محسوس ہوتا ہے کہ یہ خالصتاً پنجابی زبان کے الفاظ ہیں۔ لیکن چوں کہ یہ الفاظ دیگر زبانوں سے اردو میں شامل ہوئے ہیں۔ اس ضمن میں ڈاکٹر سلیم اختر لکھتے ہیں:

> "مدت ہوئی کہ اشفاق احمد نے اردو کے خوابیدہ الفاظ کے نام سے ایک چھوٹی سی کتاب مرتب کی تھی جو ایسے الفاظ پر مشتمل تھی جو بظاہر تو پنجابی اور سندھی محسوس ہوتے ہیں لیکن اردو کے ہیں۔"(۴)

اس کتاب کی ایک حقیقت یہ بھی ہے کہ زیادہ تر خوابیدہ الفاظ ایسے ہیں جو ہندی، سنسکرت سے اردو زبان میں شامل کیے گئے ہیں۔ اس ضمن میں عین الحق فرید کوٹی کہتے ہیں:

> "ظاہر ہے کہ یہ لفظ گو سنسکرت کے سرمایہ الفاظ کا حصہ ضرور ہے لیکن پھر بھی آریائی الاصل نہیں ہے بلکہ مقامی زبانوں سے مستعار کیا گیا ہے۔ یہی صورت مشترکہ سرمایہ الفاظ کے ایک بڑے حصے کی ہے---
>
> ہم اپنے نقطہ نظر کے لیے اس کا ایک مختصر سا انتخاب پیش کرنے پر اکتفا کریں گے:

رشتہ جات: نانا، نانی، ماما، مامی، پھُپھا، پھُپھو (پنجابی پھُپھی بمعنی بڑا)،
سالا سالی، موسی (پنجابی ماسی بمعنی خالہ)، سانڈھو وغیرہ۔"(۵)

ذیل میں چند خوابیدہ الفاظ پیش کیے جا رہے ہیں۔

ا:

ادھا: نصف، شراب کی نصف بوتل (ادھیا)

اڑی: مشکل، سختی، مصیبت

انگ: جسم، تن

انت: انجام، انتہا

ب

باج: بغیر، غیر موجودگی

بالن: ایندھن، جلانے کی چیز

بونگی: ٹیڑھی، ناموزوں، بے عمل

بکھی: بغل کے نیچے کی جگہ

بلنا: سلگنا، جلنا، پھکنا

بوبا: مال، اسباب، اثاثہ

پ:

پیچا: پیچ لڑانا

پیڑھا: جس پر دو دو عورتیں بیٹھ کر چرخہ کاتتی ہیں۔

پینڈا: مسافت، فاصلہ، راستہ

پیو: باپ، والد

ت:

تاپ: بخار، گرمی، حرارت

ج:

جد: جس وقت

جنڈڑی: جان، زندگی

چ:

چٹی: جرمانہ

چڑی: فصل

چم: چمڑا

درج بالا چند الفاظ کتاب سے بطور مثال پیش کیے گئے ہیں۔ کتاب میں حروف تہجی کی ترتیب سے تقریباً ۵۰۷ الفاظ مع معنی اس کتاب میں بیان کیے گئے ہیں۔ لیکن چند حروف تہجی ایسے بھی ہیں جن کے الفاظ اس کتاب میں شامل نہیں کیے گئے مثلاً "ث، ذ، ر، ژ، ض، ط، ظ، ن، و، ہ، ی" جیسے حروف سے بننے والے الفاظ اس کتاب میں شامل نہیں کیے گئے، البتہ جن حروف کے الفاظ درج کیے گئے ہیں ان حروف سے بننے والے الفاظ کی تعداد (اس کتاب کا حصہ) درج ذیل ہیں:

حروف	تعداد	حروف	تعداد
آ	۱۳	ز	۲
ا	۲۷	س	۶
ب	۵۴	ش	۲
پ	۵۰	ص	۱
ت	۲۰	ع	۱
ٹ	۱۸	غ	۲
ج	۱۲	ف	۴
چ	۵۱	ق	۱
خ	۱	ک	۷

د	۳۰	گ	۶۱
ڈ	۲۲	ل	۴۳
ر	۲۲	م	۲۴

کل تعداد: ۶۵۷

اشفاق احمد اس کتاب کے ذخیرہ کام بارے لکھتے ہیں:

"یہ الفاظ خوابیدہ ضرور ہیں، متروک نہیں۔"(۶)

یعنی ان الفاظ کو ہم متروف قرار نہیں دے سکتے۔ یہ الفاظ اپنی اہمیت اور افادیت اس قدر رکھتے ہیں کہ ہر دور میں ان کا استعمال کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

درجِ بالا خوابیدہ الفاظ کی فہرست حتمی نہیں بلکہ اشفاق احمد کہتے ہیں کہ اس میدان میں مزید محنت اور تحقیق کی ضرورت ہے۔ اردو کے خوابیدہ الفاظ کے بارے میں ہم مختصراً یوں کہہ سکتے ہیں کہ اِن الفاظ کا استعمال عام بول چال میں بہت کم ہے، لیکن ان کا اظہار اب بھی کئی علاقائی بولیوں میں عام ہے۔ لیکن یہ بات درست ہے کہ عوام ہی کسی زبان کو پروان چڑھاتی اور کسی زبان کی تباہی کا سبب ہوتی ہے۔ یہ بات بھی سچ ہے کہ وقت کے بہاؤ میں الفاظ اپنی حرکی قوت اور اثرو رسوخ سے قائم رہتے ہیں لیکن وقتاً فوقتاً جاگتے اور سوتے الفاظ کا یہ ذخیرہ قائم ہے۔

ماہرین لسانیات اردو کے خوابیدہ الفاظ کے احیا کے لیے مختلف تجاویز پیش کرتے ہیں جس سے ایسے الفاظ دوبارہ اپنی شناخت قائم کر سکیں۔ خوابیدہ الفاظ کو ادب اور تحقیقی مقالات میں دوبارہ شامل کرنا ان کی بحالی کا ایک موثر طریقہ ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازیں آج کے جدید سائنسی دور میں جہاں سوشل میڈیا، بلاگز، اور ویلاگز دیگر امور میں کار فرما نظر آتے ہیں وہیں ایسے پلیٹ فارمز پر خوابیدہ الفاظ کا استعمال ان کی بقا میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ مزید اسکولوں اور جامعات کے نصاب میں خوابیدہ الفاظ کو شامل کرنے سے بھی ایسے خوابیدہ الفاظ کو دوبارہ جگایا جا سکتا ہے تاکہ نئی نسل ان سے واقف ہو سکے۔

اردو کے خوابیدہ الفاظ" اشفاق احمد کا بہت اہم ادبی کام ہے جو مزید پیش رفت کا متمنی ہے۔ خوابیدہ الفاظ اردو زبان کے لسانی و ثقافتی ورثے کا ایک اہم حصہ ہیں اور ان کی حفاظت ضروری ہے۔ جدید اردو ادب میں ایسے الفاظ کو دوبارہ متعارف کرانے سے زبان کا حسن برقرار رکھا جا سکتا ہے۔ محققین، اساتذہ، اور زبان سے محبت رکھنے والے افراد کو چاہیے کہ وہ اردو کے خوابیدہ الفاظ کو زندہ رکھنے کے لیے کوشش کریں تاکہ یہ زبان اپنے تاریخی رنگوں کے ساتھ آگے بڑھ سکے۔

حوالہ جات

1) https://fountainmagazine.com/all-issues/2004/issue-47-july-september
2004/hibernation-as-a-sign-of-existence

2) https://wirsaurdu.com/2024/12/29/%D8%A7%D8%B1%D8%AF%D9%88-%DA%A9%DB%92%D9%85%D8%AA%D8%B1%D9%88%DA%A9%D8%A7%D9%84%D9%81%D8%A7%D8%B8/

۳) اشفاق احمد، اردو کے خوابیدہ الفاظ، لاہور: مرکزی اردو بورڈ، ۱۹۷۲ء، ص ۵

۴) سلیم اختر، ڈاکٹر، زبان کے تیور (مشمولہ)، اجرا، سہ ماہی ادبی رسالہ، احسن سلیم (مدیر)، کراچی: ستمبر ۲۰۱۴ء

۵) عین الحق فرید کوٹی، اردو زبان کی قدیم تاریخ، لاہور: ارسلان پبلیکیشنز، ۱۹۷۲ء، ص ۱۰۴

۶) اشفاق احمد، ایضاً، ص ۵